DAILY
INTISAB INTERNATIONAL
ISLAMABAD
روزنامہ
انتساب
انٹرنیشنل
اسلام آباد

خصوصی اشاعت

روشنی کے مینار

فکر فردا
ڈاکٹر مرتضیٰ مغل
www.drmurtazamughal.org

افسوس کہ ہمارے ہاں کامیابی اور ناکامی کے معیار اقدار پر استوار ہونے کی بجائے اختیار وزر اور اقتدار جیسی معنوی بنیادوں پر اٹھائے جا رہے ہیں۔ جھکنے والے رفعتیں پاتے ہیں اور باصول لوگ راندہ درگاہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے کے بگاڑ کا سبب بھی یہی غلط معیارات ہیں۔ ہمارے دین نے ہمیں حق کی گواہی دینے کا درس دیا ہے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ حق کہنے سے بھری ہوئی ہے۔ حق گوئی ایک اعلیٰ وصف سمجھا جاتا تھا۔ باصول انسان کی توقیر ہوتی تھی۔ سچ بولنے والے کو بہادر ہونے کا لقب ملتا تھا۔ جابر سلطان کے سامنے ڈٹ جانے والے عوام کیلئے روشنی کا مینار ہوتے تھے۔ معاشرہ انہی روشن میناروں کی روشنی میں صراط مستقیم پر چلتا رہتا تھا۔ جسٹس ریٹائرڈ وجیہ الدین احمد ہمارے معاشرے کیلئے روشنی کا مینار ہیں۔ لیکن افسوس کہ کچھ کم ظرفوں نے اس روشنی کے اس مینار کو گرانے کی کوشش کی۔ جسٹس وجیہ الدین نے جنرل پرویز مشرف کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ تحریک انصاف کے اندر مالی اور سیاسی بے ضابطگیاں پکڑیں اور عمران خان سے کہا کہ وہ غلط لوگوں سے نجات پائیں۔ وہ سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس تھے تو سندھ ہائیکورٹ کے معاملات کو بغیر کوئی حکم سنائے درست کیا۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ حکم نہیں سناتے۔ وہ قانون کا صرف حوالہ دیتے ہیں اور گنہگاروں کو یقین ہوتا ہے کہ جسٹس صاحب قانون پر عملدرآمد کروا کر رہیں گے۔ وہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سینئر جسٹس رہے۔ انہیں بہت عزت ملی۔ انہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا۔ وہ چیف جسٹس بحالی تحریک کے روح رواں رہے۔ دہلی میں پیدا ہوئے تھے آزادی کے سال کراچی منتقل ہو گئے تھے۔ جسٹس صاحب کے والد نے ان کی تربیت اصول پسندی پر کی۔ اور یہی اصول پسندی آج بھی ان کی شخصیت کا طرہ امتیاز ہے۔ وقت لیکر ان کی رہائش گاہ واقع ڈی ایچ اے کراچی حاضر ہوا۔ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ یہ طویل نشست تھی۔ چیدہ چیدہ نکات اس طرح ہیں۔ میں نے عرض کی کہ جسٹس صاحب بیت اللہ الحرام کی تعمیر کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ اسلام نے مکہ مکرمہ کے لیے جو دعائیں کیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: رب اجعل ھذا بلدا آمنا وارزق اھلہ من الثمرات (البقرہ) (اے میرے رب! اس کو پر امن شہر بنا دیجئے اور یہاں کے رہنے والوں کو قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرمائیے۔) پاکستان بھی اسلام کی بنیاد پر بنا۔ لیکن یہاں نہ امن ہے نہ رزق وافر ہے۔ جسٹس صاحب فرمانے لگے کہ خوشحال معاشروں کیلئے پہلی شرط امن ہے۔ اس دعا میں بھی پہلی بات امن کی کی گئی ہے۔ افسوس کہ ہم اپنے ملک میں پہلی شرط ہی پوری نہیں کر سکے۔ پھر انہوں نے کچھ وجوہات تفصیل سے بتائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ سربراہ مملکت سے لیکر ہر ادارے کا سربراہ اہل اور امانت دار ہونا ضروری ہے۔ فنانشل مینجمنٹ ملکی ضرورتوں کے تابع ہونی چاہیے۔ یہ نہیں کہ کسی کے دباؤ پر آپ اپنے روپے کی قدر گھٹاتے جائیں اور دن بدن مقروض ہوتے جائیں۔ یہ عمل تجوری میں چھید کرنے کے مترادف ہے۔ غریب لوگوں کے بارے میں اعداد و شمار کا حوالہ دیکر جسٹس صاحب نے بتایا کہ عام مزدور کی تنخواہ اس وقت پچیس ہزار روپے ماہانہ ہونی چاہیے۔ جسٹس صاحب نے کہا کہ کرپشن پر زیرو ٹالرنس ہونی چاہیے۔ ان کے اسی موقف کی وجہ سے ہی شائد پارٹی سے نکال دیا گیا تھا کیونکہ انٹرا پارٹی الیکشن میں ہر طرح کی کرپشن سامنے آ گئی تھی۔ میڈیا کے بارے میں جسٹس وجیہ الدین کہہ رہے تھے کہ ملک کے دیگر شعبوں کیطرح یہ شعبہ بھی زوال کا شکار ہے۔ میرا خیال تھا کہ وہ وزیر اعظم عمران خان پر براہ راست تنقید کریں گے لیکن میری امید کے برعکس انہوں نے اپنی گفتگو کو اصولی بات چیت تک محدود رکھا۔ حالانکہ جب انہوں نے تحریک انصاف کی مسلسل ناانصافیوں سے تنگ آ کر استعفیٰ دیا تھا تو شدید تنقید کی تھی جو قومی اخبارات میں شہ سرخیوں کیساتھ شائع بھی ہوئی تھی۔ 80 برس کے جسٹس صاحب ایک مشعل کی مانند ہیں۔ آپ دستاب کیساتھ اصول پسندی کی روشنی بانٹ رہے ہیں۔ افسوس کہ ہم بحیثیت قوم روشنی کے ان میناروں کے قریب جانے سے ہچکچاتے ہیں۔ ہمیں خطرہ رہتا ہے کہ کہیں ہم اپنی خود غرضی، جھوٹی انا اور فریب کاری کے اندھیروں سے باہر نہ آ جائیں۔

حق گوئی ایک اعلیٰ وصف سمجھا جاتا تھا۔ باصول انسان کی توقیر ہوتی تھی۔ سچ بولنے والے کو بہادر ہونے کا لقب ملتا تھا۔ جابر سلطان کے سامنے ڈٹ جانے والے عوام کیلئے روشنی کا مینار ہوتے تھے۔ معاشرہ انہی روشن میناروں کی روشنی میں صراط مستقیم پر چلتا رہتا تھا۔ جسٹس ریٹائرڈ وجیہ الدین احمد ہمارے معاشرے کیلئے روشنی کا مینار ہیں

جسٹس وجیہ الدین نے جنرل پرویز مشرف کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ تحریک انصاف کے اندر مالی اور سیاسی بے ضابطگیاں پکڑیں اور عمران خان سے کہا کہ وہ غلط لوگوں سے نجات پائیں۔ وہ سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس تھے تو سندھ ہائیکورٹ کے معاملات کو بغیر کوئی حکم سنائے درست کیا۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ حکم نہیں سناتے۔ وہ قانون کا صرف حوالہ دیتے ہیں اور گنہگاروں کو یقین ہوتا ہے کہ جسٹس صاحب قانون پر عملدرآمد کروا کر رہیں گے

جسٹس صاحب کا کہنا تھا کہ سربراہ مملکت سے لیکر ہر ادارے کا سربراہ اہل اور امانت دار ہونا ضروری ہے۔ فنانشل مینجمنٹ ملکی ضرورتوں کے تابع ہونی چاہیے۔ یہ نہیں کہ کسی کے دباؤ پر آپ اپنے روپے کی قدر گھٹاتے جائیں اور دن بدن مقروض ہوتے جائیں۔ یہ عمل تجوری میں چھید کرنے کے مترادف ہے

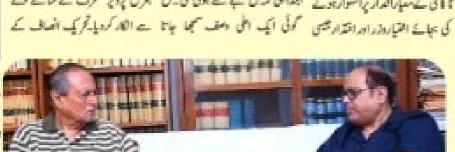

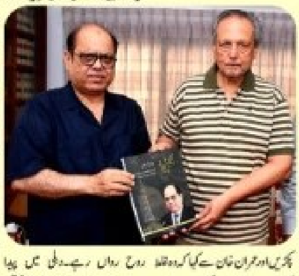

مسلسل اشاعت کے 80 سال
nawaiwaqt.com.pk
editor@nawaiwaqt.com.pk
@nawaiwaqt_ fb.com/nawaiwaqt

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
بانی حمید نظامی مرحوم
معمار مجید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ مجید نظامی
راولپنڈی اسلام آباد
لاہور/کراچی/راولپنڈی/اسلام آباد/ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی/اسلام آباد 19 ستمبر 2020ء

فکر فردا

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل
drmurtazamughal@yahoo.com

روشنی کے مینار

[illegible]